①

بسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ ٥

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر ۲

رکوع 9 (آیت نمبر 197 - 207)

آیت نمبر 197 :-

سوال نمبر 1 : الحج سے کیا مراد ہے؟

جواب : ح ج ج سے ہے ۔ اسکے معنی ہیں قصد کرنا ۔ بنیادی طور پر ایک عبادت کا نام ہے ۔ جسکا آغاز حضرت ابراہیمؑ کے دور سے ہوا ۔ حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے ۔

سوال نمبر 2 : "معلوم مہینوں" سے کیا مراد ہے؟

جواب : ان سے مراد شوال ، ذی قعدہ اور ذوالحج کے دس دن ہیں ۔ یہ وہ مہینے ہیں جن میں حج کا احرام باندھا جائے گا ۔

سوال نمبر 3 : فرض سے کیا مراد ہے؟

جواب : فرض دو طرح سے ہے ۔

۱ - ایک وہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے جیسے نماز ، روزہ ، حج ۔

۲ - ایک وہ ہے جو انسان اپنے اوپر رکھ لے جیسے منت ماننا وغیرہ

یہاں اس سے مراد ہے حج کا پختہ ارادہ کرنا ۔

سوال نمبر 4 : حج کے دوران کن کاموں پر پابندی ہے؟

جواب : حج کے دوران تین کاموں پر پابندی ہے ۔

* رفث : رف ث سے ہے اس سے مراد ہے جماع کرنا ، فحش باتیں کرنا وغیرہ ۔
* فسق : ہر قسم کی نافرمانی
* جدال : آپس میں لڑنا جھگڑنا وغیرہ ۔

سوال نمبر 5 : محرمات حرم میں کیا چیزیں شامل ہیں؟

جواب : ۱ - رفث

۲ - شکار کھیلنا : حالت احرام میں شکار کھیلنا جائز نہیں ۔

3 - بالوں اور ناخنوں کا کاٹنا حالت احرام میں منع ہے ۔

4 - بدن اور کپڑوں پر عطر کا استعمال ۔

(2)

سورۃ البقرۃ
پارہ نمبر ۲

رکوع 9 (آیت نمبر 197 - 207)

5 - مردوں کے لیے سلا ہوا کپڑا، موزے پہننا، سر اور چہرے کا ڈھانکنا

سوال نمبر ۶ : حج کا مقصد کیا ہے ؟

جواب : ۱- انسان کی تربیت مقصود ہے ۔
۲- انسان تقویٰ کا حصول کرے ۔
3 - ایک مقصد کے لیے جیے ۔
۴ - اجتماعی زندگی میں لڑائی سے بچا رہے ۔

سوال نمبر 7 : حج کے لیے بہترین زادِ راہ کیا ہے ؟

جواب : تقویٰ ہے ۔ تقویٰ ایسی حالت کا نام ہے جسمیں انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت، اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے ۔

آیت نمبر 198 :

سوال نمبر ۸ : فضل سے کیا مراد ہے ؟

جواب : فضل سے مراد "تجارت" ہے ۔ یعنی اللہ کی عطا اور رزق - سفرِ حج کے لیے ہونا چاہیے مگر کوئی تجارت کرلی جائے تو اسمیں کوئی حرج نہیں ہے ۔

سوال نمبر ۹ : مشعرِ حرام سے کون سی جگہ مراد ہے ؟

جواب : مشعرِ حرام سے مراد مزدلفہ ہے ۔ یہ مزدلفہ کے ~~درمیان~~ دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ ہے ۔ یہاں حاجی رکتے ہیں اور مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھی جاتی ہیں ۔ یہاں اللہ کا ذکر کرنا ہے ۔

سوال نمبر ۱۰ : "واذکروہ کما ھدٰکم" سے کیا مراد ہے ؟

جواب : "اسکے معنی ہیں اور ذکر کرو جیسا کہ اس نے ہدایت کی تم کو" اسمیں دو معنی سلیتے ہیں ۔
۱- ایسے ذکر کرو جیسے کہ اللہ نے حکم دیا ۔
۲- اسکا ذکر کرو جس نے تمھیں یہاں آنے کی توفیق دی - اور تمھیں گمراہی سے بچالیا

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر ۲

رکوع ۹ (آیت نمبر 197 - 207)

آیت نمبر ۱۹۹

سوال نمبر ۱۱ : "ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ" میں کس کی طرف اشارہ ہے ؟

جواب : اسمیں قریش کی طرف اشارہ ہے ۔ قریش نے فخر و تکبر کی وجہ سے اپنے لیے یہ ضروری ٹھہرالیا تھا کہ وہ حدود حرم سے باہر یعنی عرفات نہیں جائیں گے اسلیے وہ لوگ مزدلفہ میں رک جایا کرتے تھے اور باقی عرب عرفات جاکر ٹھہرتے تھے اور وہاں سے لوٹتے تھے اسلیے یہ حکم آیا کہ جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں تم بھی لوٹا کرو ۔

سوال نمبر ۱۲ : "واستغفروا اللہ" کی وضاحت کریں ؟

جواب : یہاں مسلمانوں کو اللہ سے بخشش طلب کرنے کی ہدایت کی جارہی ہے ۔ یعنی پچھلی زندگی کی غلطیوں کی اللہ سے معافی طلب کی جائے ۔ حدیث میں آتا ہے کہ (مفہوم)

"عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ بہت زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں اور جب حاجی روتے دھوتے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں تو شیطان اپنے سر میں خاک ڈالتا ہوا وہاں سے بھاگ جاتا ہے"

آیت نمبر 200 - 202

سوال نمبر ۱۳ : عرب یہاں اپنے باپ دادا کا ذکر کیا کرتے تھے ؟

جواب : عرب حج سے فارغ ہو جاتے تو مزدلفہ کے میدان میں جاکر باپ دادا کا ذکر کرتے تھے اور انکی بہادری کے قصے بیان کرتے تھے ۔

سوال نمبر ۱۴ : مناسک حج کیا ہیں ؟

جواب

* جمرات کو رمی کرنا ۔
* قربانی کرنا ۔
* سر منڈوانا ۔
* طواف
* سعی

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر ۲

رکوع ۹ (آیت نمبر 197 - 207)

سوال نمبر 15 : حج کی اصل روح کیا ہے؟

جواب : حج کی اصل روح اللہ کا ذکر اور اللہ سے دعا ہے۔

سوال نمبر 16 : کیا دنیا مانگنا اچھا عمل نہیں ہے؟

جواب : اللہ تعالیٰ سے دنیا مانگنا بری بات نہیں ہے مگر صرف دنیا نہیں مانگنی چاہیے۔

سوال نمبر 17 : اللہ تعالیٰ سے صرف دنیا مانگنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے؟

جواب: ایسے لوگوں کا آخرت میں حصہ نہیں ہوگا۔

سوال نمبر 18 : حضورؐ یہ دعا کب مانگا کرتے تھے؟

جواب : حضور اکرمؐ رکن یمانی سے رکن اسود تک کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

سوال نمبر 19 : "دنیا میں حسنہ" سے کیا مراد ہے؟

جواب : ہر وہ چیز جو اللہ کی رضا سے ملے۔

سوال نمبر 20 : "آخرت میں حسنہ" سے کیا مراد ہے؟

جواب : اس سے اللہ کی رضامندی اور جنت مراد ہے۔

سوال نمبر 21 : سب سے بہترین دعا کیا ہے؟

جواب : انسان اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ جو چیز تیری نظر میں بہتر ہو وہ مجھے اس دنیا میں دے دے اور جو چیز تیری نظر میں آخرت میں بہتر ہے وہ مجھے دے دے۔

آیت نمبر 203 :-

سوال نمبر 22 : "ایامِ معدودات" سے کیا مراد ہے؟

جواب : اس سے مراد ایامِ تشریق ہیں یعنی 11، 12، 13 ذوالحجہ

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر ۲

رکوع ۹ (آیت نمبر 197 - 207)

سوال نمبر 23 : "جو جلدی کر کے دو دن میں آجائے یا کوئی دیر کر کے تین دن میں آجائے تو کوئی حرج نہیں" سے کیا مراد ہے ؟

جواب : اس سے مراد یہ ہے کہ ایام تشریق میں منیٰ سے مکہ واپسی پھر خواہ 2 دن میں واپس آجائیں خواہ تین دن مکمل کریں دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ اہل اہمیت تعداد کی نہیں ہے بلکہ تقویٰ کی ہے ۔ اور یہ آیت دین میں وسعت کو بھی ظاہر کرتی ہے ۔

آیت نمبر 204 - 206 :

سوال نمبر 24 : آیت نمبر 204 کس کے بارے میں نازل ہوئی تھی ؟

جواب : یہ آیت اخمس بن شریق کے بارے میں نازل ہوئی ۔ نبی ﷺ کی محفل میں آکر بہت خوبصورت باتیں کرتا تھا ۔ مگر اصل میں ایسا نہ تھا ۔

سوال نمبر 25 : دنیا میں کن لوگوں کی باتیں لوگوں کو متاثر کرتی ہیں ؟

جواب : مصلحت پسند لوگوں کی ۔ جو بظاہر بہت میٹھی گفتگو کرتے ہیں اور ہر بات میں اپنی بات کی مضبوطی کے لیے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں اور اللہ کو گواہ بناتے ہیں ۔

سوال نمبر 26 : ایسے لوگوں کو اگر حکومت یا کوئی عہدہ مل جائے تو وہ کیا کرتے ہیں ؟

جواب : ۱ - وہ زمین میں فساد کرتے ہیں ۔

۲ - اور کھیتوں کو اور انسانی نسلوں کو ختم کر دیتے ہیں ۔

سوال نمبر 27 : ایسے لوگوں کو جب اللہ سے ڈرایا جائے تو ان کا کیا ردعمل ہوتا ہے ؟

جواب : ایسے لوگوں کو جب اللہ سے ڈرایا جائے تو وہ اسے اپنی انا کا مسئلہ بنالیتے ہیں ۔ اور مزید گناہوں پر مائل ہوجاتے ہیں ۔ انسان کی انا اسے گناہوں کی طرف اور گناہ اسے جہنم کی طرف لے جاتے ہیں ۔

سورۃ البقرۃ

پارہ نمبر ۲

رکوع 9 (آیت نمبر 197 - 207)

سوال نمبر 28 : ایسے لوگوں کا ٹھکانہ کیا ہے ؟

جواب : ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے ۔

آیت نمبر 207 :-

سوال نمبر 29 : یَشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ سے کیا مراد ہے ؟

جواب : اس سے مراد ہے کہ انسان

* - اپنی جان کو اپنی جان نہ سمجھے
* - اپنے وقت کو اپنا وقت نہ سمجھے ۔
* - اللہ کی رضا کے راستے میں اپنے آپ کو خوب تھکائے اپنی نیند ، گھر بار ، راحت اللہ کے راستے میں قربان کر دے ۔
* - اپنے ذاتی فائدے پس پشت ڈال کر اللہ کے راستے میں نکل جائے ۔
* - سب کچھ کر کے بھی فکر مند رہے کہ اللہ کے یہاں قبول ہوا یا نہیں ۔